

**CLASS-XII**  
**PERSIAN**  
**MARKING SCHEME-2019**

**Section: A: Reading**

**10 Marks.**

**Answers:**

**جوابات**

- سوال نمبر 1.
- 1- روز اول ماہ ایرانیاں ہرمزد نام داشت۔ 2
- 2- روز دوم ماہ ایرانیاں بہمن نام داشت۔ 2
- 3- ایرایجا جشن می گرفتند۔ 2
- 4- مہر یا میترا بہ معنی خورشید و دوستی است۔ 2
- 5- جشن سده 2

**Section: B Writing**

**20 Marks**

سوال نمبر 2. فارسی میں پیرا گراف

- 1- “کتاب فارسی” کے پیرا گراف میں طلباء کو لکھنا چاہیے۔ 5  
عنوان کتاب، تعداد اسباق، آپ کو کون سا سبق پسند ہے اور کیوں؟  
نوٹ: طالب علم اس کے علاوہ بھی اپنی ذاتی پسند سے کتاب فارسی پر پیرا گراف تحریر کر سکتا ہے۔
- 2- “دبیرستان ما” کے پیرا گراف میں طلباء کو لکھنا چاہیے۔  
اسکول کا نام، کس کلاس تک اسکول ہے، پرنسپل کا نام، پسندیدہ اساتذہ، اسکول کے معمولات وغیرہ۔  
نوٹ: طالب علم اس کے علاوہ بھی اپنی ذاتی پسند سے دبیرستان ما پر پیرا گراف تحریر کر سکتا ہے۔
- 3- “جشن نوروز” کے پیرا گراف میں طلباء کو لکھنا چاہیے۔  
جشن نوروز کا آغاز کب ہوتا ہے؟ یہ تہوار کہاں کہاں منایا جاتا ہے اور اس جشن کے خاص حصے کون سے ہیں؟ ہفت سین وغیرہ؟  
نوٹ: طالب علم اس کے علاوہ بھی اپنی ذاتی پسند سے جشن نوروز پر پیرا گراف تحریر کر سکتا ہے۔

**Or**

اپنے پرنسپل کے نام شادی میں شرکت کے لیے ایک دن کی چھٹی کی درخواست:  
نوٹ: طالب علم درخواست میں اوپر پرنسپل کو ایڈریس کر کے اسکول کا نام وغیرہ تحریر کرے گا۔ پھر اصل درخواست کا متن ہوگا اور آخر میں اپنا نام اور کلاس وغیرہ بھی تحریر کرے گا۔

- سوال نمبر 3. الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کرنا۔
- 5
- 1- من ہر روز صبح برای پیادہ روی می روم۔
  - 2- شام شام تان را خوردہ اید۔
  - 3- لطفاً ایک لیوان آب بیاورید۔
  - 4- قلعه سرخ در دھلی واقع است۔
  - 5- من امروز برای گردش می روم۔
- نوٹ : طالب علم اپنی ذاتی پسند سے الفاظ بالا سے جملے بنا سکتے ہیں۔

- سوال نمبر 4. اسباق کا خلاصہ
- 10
- نوٹ : طالب علم قصہ رنگھیا شبان و گوسفند یا طرار امانت دار میں سے کسی ایک سبق کا خلاصہ تحریر کرے گا۔ جس سے اس سبق سے متعلق تمام اطلاعات اس میں آجائیں۔

**Section: C. Grammar 20 Marks.**

- سوال نمبر 5. (a) مصادر سے امر بنائیے۔
- 5
- جواب: بگو، بیا، برو، بخور، بنشین
- (b) مصادر میں سے کسی ایک سے فعل حال کی گردان
- 5
- می روم، می رویم، می روی، می روید، می رود، می روند۔
- سوال نمبر 6. درج ذیل مصادر سے اسم فاعل بنائیے۔
- 5
- جواب : جنبندہ، خفتندہ، آئندہ، رفتندہ۔
- سوال نمبر 7. طالب علم صفت اور ضمیر کی تعریف کرے گا اور اس کی مثالیں بھی دے گا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ ضمیر اور صفت سے بخوبی آشنا ہے۔

**Section : D Literature 50 Marks**

- سوال نمبر 8. طالب علم پیرا گراف، 'الف'، 'ب'، 'ج' یا 'د' میں سے کسی دو کا ترجمہ اردو ہندی یا انگریزی میں تحریر کرے گا۔
- (الف)

ہندوستانی وزیر اعظم جو گذشتہ 34 برسوں میں پہلی رھبر اور لیڈر ہیں جنہوں نے چین کا سفر کیا۔ کل انہوں نے پکن پہنچتے ہی کہا کہ وہ "نئے تعلقات کا آغاز" دونوں ملکوں کے رابطے سے چاہتی ہیں اور انہوں نے وعدہ کیا کہ دونوں ممالک کے مابین کسی بھی طرح کے مسئلے کا حل صرف صلح اور آپسی بات چیت سے کیا جائے گا۔ یونائیٹڈ پریس کے حوالے سے جو چینی حکومت میں شین ہوا کے نام سے خبر رساں ایجنسی کے حوالے سے انہوں نے کہا

کہ اندیرا گاندھی نے چین کے وزیر اعظم سے کئی گھنٹوں کی ملاقات میں مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا اور اس نکتے پر زور دیا کہ چین اور ہندوستان کے اختلافات بنیادی طور سے مشترکہ سرحدوں کے باعث ہے اور دونوں ملکوں کے لیے نہایت تکلیف دہ مسئلہ ہے اس بات پر دونوں ملکوں نے اتفاق کیا ہے۔

### (ب)

مصر شہر میں دو گروہ تھے ایک بنی اسرائیل اور دوسرے مصری اور ان مصری لوگوں کو قبلی کہتے ہیں۔ قبلیان بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور بنی اسرائیل خدا کی پرستش۔ ایک فرعون تھا جو تمام مصر کے فرعونوں میں زیادہ ظالم اور ستمگارتھا جو بنی اسرائیل پر ستم کرتا تھا جب وہ تخت حکومت پر بیٹھا تو لوگوں کو بت پرستی کی طرف راغب کرنے لگا البتہ لوگوں نے اس کی بات پر کان نہ دھرا اور بیس سال اسی طرح گزر گئے اس کے بعد وہ بولا کہ میں تمہارا خدا ہوں اور تم لوگوں کا میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اس لیے وہ لوگوں کو اپنی پرستش کی طرف مائل کرنے لگا اور مصر کے قبلی لوگوں نے اس کی پرستش شروع کر دی مگر بنی اسرائیل نے اس کی بات نہ مانی اور وہ انہیں مصر سے باہر نہیں کر سکا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ بالآخر قبلیوں نے بنی اسرائیل کو بیگار میں لگا دیا اور سارا کام انہیں لوگوں پر چھوڑ دیا۔

### (ج)

بادشاہ جمشید نے پریزاد کو وداع کہا اور اس نے پہاڑ کے سوراخ کا رخ کیا جب وہ پہاڑ پر پہنچا تو اس نے ایک اژدھے کو دیکھا اس نے اژدھے کو انگوٹھی دکھائی دی۔ اژدھے نے خود کو گھمایا اور بوڑھا زال بن گیا۔ بادشاہ جمشید نے تمام باتیں کھول کر بتائیں۔ بوڑھی عورت نے کہا ابھی تو نے میرے لڑکے کو اس عذاب سے بچایا ہے میں تجھے اس چھٹکارہ دلانے کے عوض اپنا بیٹا بتاتی ہوں اس کو تجھے دیتی ہوں بادشاہ جمشید نے شکر یہ ادا کیا۔ پریزاد کے تمام اپنے لوگوں نے بادشاہ جمشید کی تعریف و توصیف کی اور سات اونٹ، ہاتھی دانت اور قیمتی جواہرات اور یاقوت وغیرہ تحفے میں پیش کیے جو اپنے گھروں آئے اور ملک احمد کی بارگاہ میں جمشید سات اونٹوں اور ہاتھی دانت کے ساتھ باریاب ہوئے۔

سوال نمبر 9- درج ذیل اشعار میں سے کسی پانچ کی تشریح اردو، ہندی، یا انگریزی میں تحریر کیجیے۔

جواب۔ 1. جب اس نے لوگوں میں آرام اور طاقت کو نہ دیکھا تو خود کو آسودہ کرنے میں بھی کوئی مروت نہ کی۔

2. جب اسے فقیر و یتیم پر رحم آگیا تو اس نے کہا کہ اسے چاندی میں بیچ دو۔

3. اس نے ایک ہفتے کے نقد اور پیسے کو برباد کر دیا اور وہ پیسہ اس نے درویش، مسکین، اور محتاجوں کو دے دیا۔

4. سمندر بنفشی، سارا علاقہ بنفشی اور موسم بھی بنفشی جنگل نیلا اور پہاڑ نیلا اور افق بھی نیلا۔

5. وہ پہاڑ جو پُر درخت ہے وہ ایک سپاہی جیسا ہے اور ان درختوں کا سبزہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی خود (helmet) ہو۔
6. مختلف قسم کے درخت ان کے درمیان اُگے ہوئے تھے جس میں سبب کے پھول، آلو بخارا، ناشپاتی اور بگوگوشے تھے۔
7. استاد کی محنت اور اس کی کوشش ہوتی ہے۔ جس سے وہ اپنی عقل و فہم سے ہر دم تجھے عقل و فہم و فراست بخشتا ہے۔
8. جس طرح غنچوں میں الگ الگ پھول کے پریا پتیاں ہوتی ہیں اسی طرح کے پروں سے وہ بھرا ہوا تھا اور اس ہر ایک پر کی قیمت دراصل ایک طبق سے بھی زیادہ تھی۔
9. سب کے سب ایک ہی رنگ کے آگے اور پیچھے سے تھے اگر کوئی انہیں مارے تو وہ کسی بھی ہونٹ پر انگلی مارنے کے مصداق تھا۔
10. انہوں نے تقریر میں مختلف طرح کے ہنروں سے اپنا منہ کھولا اور جب منہ کھولا تو انہوں نے مختلف طرح کے گوہر کھلائے جن میں معنی مختلف تھے
- سوال نمبر 10 - کسی ایک اقتباس کا اردو یا ہندی یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

(الف)

دوست تھی تھے ایک سمجھ دار اور دوسرا بیوقوف دونوں ایک تاجر کے پاس گئے راستے میں انہیں پیسوں کی ایک تھیلی ملی۔ جب وہ شہر کے نزدیک پہنچے تو انہوں نے چاہا کہ وہ اسے بانٹ لیں۔ وہ جو ہوشیاری کا دم بھر رہا تھا۔ اس نے کہا: ہم کیوں بانٹیں جتنا ہمیں ضرورت ہو اتنا لے لیتے ہیں اور باقی کو کسی جگہ پر احتیاط سے رکھ دیتے ہیں اور جب بھی آئیں گے تو اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیں گے یہ طے کرنے کے بعد جو نقد پیسہ تھا اس میں سے نکال لیا اور باقی کو انہوں نے ایک درخت کے نیچے رکھ دیا اور شہر چلے گئے۔ اس سے اگلے دن جو اپنے کو ہوشیار کہتا تھا وہ جو اپنی عقل و فہم میں مشہور تھا اس نے باہر جا کر وہ تھیلی اٹھالی۔

(ب)

چرواہا شہر آیا اور بھیڑوں کے گلے کے مالک کے پاس بغیر دودھ کے گیا اور مرد نے اس سے پوچھا کہ دودھ کیوں نہیں لائے۔ چرواہے نے کہا اے مالک میں نے اس سے پہلے کہا تھا کہ دودھ میں پانی مت ملاؤ کہ یہ خیانت ہوگی مگر آپ نے میری بات پر دھیان نہیں دیا اب جبکہ تم نے تمام پانی کو دودھ کے بھاؤ سے لوگوں کو بیچ دیا ہے وہ سارا پانی جمع ہو کر بھیڑوں کے گلے کو بہا کر لے گیا اس لیے میں دودھ نہیں لایا۔

☆☆